

Registered

L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۳) ہر ہفتہ بروز جمعہ شایع ہوتا ہے۔ ۸۔ جون سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۳۴)

گلدستۂ اخبار

خوشی کی خبر ہے کہ مرحوم ڈاکٹر ایس ایچ کیلاگ صاحب کے فرزند نارتھ انڈیا پرسبٹیرین مشن میں مشنری ہو کے شروع موسم سرما میں آنے والے ہیں۔ **الہ آباد** کرسچن کالج کے مسیحی طلباء کے پرنسٹن بلڈنگ نامی بورڈنگ ہوس تیار ہو گیا ہے۔ اس میں قریباً تیس طلباء رہ سکیں گے۔ کمرے اس انداز سے بنائے گئے ہیں کہ بہت زیادہ حصہ طلبا الگ الگ رہ سکتے ہیں۔ کاشکہ یہ عمارت مسیحی طلباء سے بھر جائے۔ **حکم** دیا گیا ہے کہ جو اہل ہنود ولایت جاویں انکو روانگی سے پیشتر اپنی شناخت کی سند ساتھ لیجانی ہوگی۔ **پنجاب** کے تمام نارمل سکولوں کے ساتھ فارم قایم کے جاوینگے تاکہ زراعتی واقفیت بھی ہو۔ پنجاب سے ۶ نوجوان سرکاری وظائیف پر زراعتی کالج کانپور میں بغرض تعلیم روانہ کئے جاوینگے۔ وہاں سہ سالہ تعلیم کا کورس ختم کرینگے۔ تب سررشتہ زراعت پنجاب میں لئے جاوینگے۔ **جبلپور** میں ایک نیا کارخانہ قائم کیا گیا ہے جس میں توپوں کے چھکڑے بنائے جاوینگے۔ اس کارخانہ میں تمام ضروری آلات اور کلیں بوجہ احسن نصب کی گئی ہیں اور امید ہے کہ موسم سرما کے آغاز سے اُن کے بنانے کی کارروائی شروع کی جاویگی۔ **کابل** میں برقی طاقت پیدا کرنے اور اس سے دلخواہ کام لینے کا شوق بھی امیر صاحب جلدی پورا کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے جو آلات اور کلیں درکار ہیں وہ سب یورپ سے منگوائی گئی ہیں۔ اور کابل میں مہیا کی گئی ہیں۔ **ارادہ** ہے کہ آیندہ دسہرہ کے موقعہ پر بنارس میں ایک ٹیچرز یونین قائم کی جاوے اس کی تحریک سنٹرل ہندو کالج سے اٹھی ہے اور اس انجمن ٹیچران میں صوبجات متحدہ کے تمام سکولوں کے معلموں کو شامل ہونے کی اجازت ہوگی۔ غرض یہ ہے کہ مختلف سکولوں اور درسگاہوں کے ٹیچر مفید مشورے پیش کریں جو بعد غور کامل کے قبول و رائج کئے جاویں گے۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ تجویز اپنے مقصد میں کامیاب ثابت ہوگی۔ **ولایت** کے تار خبر آئی ہے کہ پولیس کمیشن کی طرف سے جو اصلاحیں دربارہ فرنگی افسران منتظم کے پیش کی گئی ہیں ان پر یکم اپریل سے عملدرآمد منظور کیا گیا ہے۔ **لاہور** میں زنانہ تعلیم کی ترقی کے لئے ایک ہائی سکول بھی جاری کیا جاویگا۔ اب تک کے سکولوں میں مڈل کے درجے تک کی تعلیم پر اکتفا کی جاتی ہے۔ ہائی سکول میں انٹرنس کے معیار تک تعلیم دی جاویگی۔ عالی جناب سر چارلس ریواز اور جنابہ لیڈی ریواز صاحبہ کو زنانہ تعلیم کا بہت شوق ہے اور اس کا خیال آپ ہی سے پیدا ہوا ہے۔ **لوکل** ۳ سے ۶ جون تک لودیانہ میں روشنی کا میلہ ہوا۔ اس سال بہ نسبت سال گذشتہ کے خلقت کا ہجوم بہت زیادہ تھا۔ اس میلے کا نام اگرچہ روشنی ہے مگر کاموں کے لحاظ سے اس کو اندھیرے کا میلہ کہنا چاہئے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس سال انجیل کی روشنی پہنچانے کا انتظام بہت ہی اچھا تھا۔ بہنوں کی طرف سے ایک خیمہ لگایا گیا تھا جہاں وہ عورتوں کو انجیل سناتی تھیں مردوں کے لئے کوتوالی چیل میں ہر وقت خلقت کا بڑا ہجوم رہا اور انجیلی وعظ قریباً سارا دن بلکہ رات کے وقت بھی انجیل سناتے رہے۔ اس سال لوگوں نے غیر معمولی توجہ سے بشارت کو سنا اور کئی صاحبوں نے بعد میں داعظوں سے ملکر اقرار کیا کہ اُن کے دلوں میں نجات کے لئے فکر پیدا ہو گیا ہے اور وہ ان امور پر غور کر رہے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند اس بیج کو جو بویا گیا ہے بیس گنا ساٹھ گنا اور سو گنا پھیلا دے۔ **ایک** اخبار نے لکھا ہے کہ وزیر ہند بہادر نے نامنظور کیا ہے کہ پنجاب کا گرمائی صدر مقام شملہ سے ہٹا کر ڈلہوزی پہاڑ پر منتقل کیا جائے۔ **ڈھاکہ** ڈسٹرکٹ بورڈ آفس کے کلارک بریدی ناتھ چاندا پر بجرم غبن مقدمہ قائم کیا گیا تھا۔ عدالت نے بعد تحقیقات کے جرم کو ثابت پایا اور ملزم کو ایک سال قید سخت کی سزا دی۔ **اگر** کوئی چینی دوران تحقیقات جرم میں مرجائے تو سمجھا جاتا ہے کہ وہ مجرم تھا۔ اس لئے اگر اس کے کوئی بیٹا ہے تو اسے ایک سال کے لئے جیل خانہ میں جانا پڑیگا اگر بیٹا نہیں ہے تو اس کے باپ چچا بھائی وغیرہ کے کوڑے لگائے جاینگے۔ غرض خاندان کے کسی نہ کسی رکن کو سزا ضرور ملے گی۔ **لندن** میں بعض دندان ساز اپنے فن میں نہایت کامل ہیں اور عجیب عجیب کرشمے دکھاتے ہیں۔ اگر ایک دانت اکھڑ گیا ہو تو مسوڑے میں سوراخ کر کے اصلی دانت وہاں لگا دیتے ہیں۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد دانت اپنی جگہ پر بالکل مستحکم ہو جاتا ہے۔ اور مسوڑے کا زخم بھی بھر جاتا ہے۔ **ایک** ڈاکٹر نے تحقیق کیا ہے کہ جو لوگ نمک کے کارخانوں میں کام کرتے ہیں اُن کو ہیضہ چیچک۔ بخار اور انفلوئنزا کا مرض نہیں ہوتا۔ **سن فرانسسکو** کے ایک باشندے نے ایک اڑنے والی کل ایجاد کی ہے۔ یہ پرند کے مشابہ ہے اور ہاتھ اور پاؤں سے چلائی جاتی ہے۔ **لاہور** کے خان بہادر ڈاکٹر رحیم خان مرحوم کی یادگار میں ۱۵۱۸ روپے جمع کئے گئے ہیں اور یہ بات ٹھہرائی گئی ہے کہ انکی یادگار میں ایک سونے کا تمغہ (میڈل)، ہرلڈ ایم بی

ایڈیٹوریل نوٹس

آریہ گزٹ اور عیسائی مذہب - ہمارے ہمعصر آریہ گزٹ کو عیسائی مذہب سے کچھ ایسی ذاتی دشمنی ہو کہ اناپ شناپ اور جھوٹ سچ سبھی دین کے سر تھوپنا اس نے اپنا شیوہ ہی بنا رکھا ہو۔ آنکھیں بند کرکے ایسی بے تُکی ہانکتا رہتا ہو کہ امر واقعہ کا اسکو خیال بھی نہیں رہتا۔ ۲۴ مئی کے پرچہ میں اپنی آریائی صداقت اور تہذیب کا بدبودار زہر یہت کچھ مسیحیت کی طرف پھینکا ہو جس سے آپکے مغز کا خلل بخوبی نظر آتا ہو۔ "ماں نہ ماں میں تیرا مہمان" کے تحت میں فقرات ذیل عیسائی مذہب اور عیسائی مناووں کی نسبت استعمال کئے ہیں "عیسائیوں نے چین میں پہلے جو شیطنت کے کام کئے تھے" "عیسائی مناد جہاں ایک ہاتھ میں انجیل رکھتے ہیں اُن کے دوسرے ہاتھ میں شراب کی بوتل اور تلوار ہوتی ہو ایشیا میں شراب کا رواج زیادہ تر اسی مسیحی اشاعت کا نتیجہ ہو" "مانا اسوقت ایشیا کی حالت ذلیل واز ہو مگر حیوانی جذبات کے تماشے جس قدر یورپ میں نظر آتے ہیں یہاں نام کو بھی نہیں ہیں"۔ یہ فقرات صرف مشتے نمونہ از خروارے ہیں۔ سارا مضمون ہی ایسا ہی ہے بھلا اُن سے کوئی پوچھے کہ انجیل میں شراب نوشی اور تلوار کہاں مندرج ہو؟ ایک آدھ آیت ہی تو پیش کی ہوتی۔ مگر کرتے کہاں سے؟ وہاں تو صاف لکھا ہو کہ شرابی اور خونی آسمان کی بادشاہت میں جا ہی نہیں سکتے۔ شراب اور خون کی و زنا اور دیگر خرابیوں کی تو ایسی برائی دکھائی اور اُنسے سخت پرہیز کا حکم کیا ہوا ہو کہ شاید ہندو مذہب میں اسکا دسواں حصہ بھی نہ ہوگا۔ دور کیوں جاتے ہو انکی پرتی ندھی سبھا کے سالانہ اور دیگر جلسوں ہی کو دیکھو کو کیسی بکم مکا اور زبان درازیاں ہوا کرتی ہیں۔ آریائی تہذیب کا نمونہ ہوتی ہیں پرکاش جیسے اخبار نے تو انکی اندرونی مخفی حالت کو ایسا طشت از بام کر دیا ہو کہ وہ ذرا چوں بھی نہیں کر سکتے۔ اور لو۔ آپکے مشہور و معروف ایڈیٹنگ گوپیکا بی ۱۲ جیٹھ کے ستیہ دھرم پرچارک جالندھر میں متھرا وغیرہ تیرتھوں کی کیا درگت بنا رہے ہیں۔ دیکھو عنوان "ہمارے اعمال کا کمال درد دل" اور ہمارے ہی اسی اخبار میں عنوان "ہندوؤں کی جاترا اور تہذیب کا آئیڈیل" مزید برآں آریاؤں کا مقدس اور پیارا عقیدہ نیوگ اسپر اور غضب ڈھا رہا ہو۔ یورپ کی بد تہذیبیوں اور بے عنوانوں کو آپ مسیحی مذہب کے سر تھوپ رہے ہیں یہ تو آپکی واقفیت کا نتیجہ ہو اگر اُس نوٹ کو لکھنے سے پہلے آپ ۲۶ مئی کے پیسہ اخبار میں "خالص دنیاوی تعلیم کی مضرت" - "بیّن دلیل" "امریکہ کی کیا حالت ہو؟ فرانس کیطرف دیکھیے" کے نوٹوں کو ذرا غور سے پڑھ لیتے تو بھلا ایسے مغالطہ میں کیوں آجاتے مگر پھر بھی کیا ہوتا۔ بلی کو چھیچھڑوں ہی کے خواب آتے ہیں اور جیسے کو تیسا ہی دکھائی دیتا ہو۔ بھلا وہ اس قسم کا زہر اگلنے سے ٹلتے تھے۔ اور لیجیے شراب کی دوکانیں پنجاب اور ہندوستان میں کس کی ہیں؟ شراب خانوں میں رات دن کسکا جمگھٹا لگا رہتا ہو؟ شراب اور دیگر منشیات کے مقدمات عدالتوں میں عیسائیوں کے جاتے ہیں؟ بازاری عورتیں جو رات دن غیر مسیحیوں کا مشغلہ ہیں کیا آپ لوگوں کی ہمقوم نہیں ہیں۔ جہاں نیوگ جیسا پاک مسئلہ ہو تو پھر وہاں کی حالت اندرونی تو صرف خدا ہی جانے یا اہل نیوگ جانیں۔ ہمیں تو کبھی خبر نہیں۔ اگر کوئی جاسوس اندرونی بتا دیگا تو وہ بھی پیش کر دینگے۔ ہمارے خیال میں ہمعصر کی نصیحت اور عبرت کے لئے اسقدر ہی کافی ہو +

خالص دنیاوی تعلیم کی مضرت - ۲۶ مئی کا پیسہ اخبار رقمطراز ہو کہ۔

"یورپ اور امریکہ کے بعض ممالک میں اس وقت ہمارے لئے بہت نظائر موجود ہیں کہ جہاں تعلیم میں مذہبی رنگ بالکل نہ رکھا گیا تھا۔ اور وہاں نتیجہ نہایت خراب نکلا فرانس کے مدارس میں خدا کا نام تک نہیں لیا جاتا۔ یہی حالت آسٹریلیا اور ممالک متحدہ امریکہ کی ہے۔ جس تعلیم میں مذہب کا رنگ نہیں وہ بجائے فایدہ کے موجب نقصان ہوتی ہے۔ آسٹریلیا میں وکٹوریہ کی نوآبادی کو بطور مثال لیجئے۔ محض دنیاداری کی تعلیم کی ابتداء سے دس سال کے اندر جرائم بہت بڑھگئے یعنے تعلیم کی ترقی کے ساتھ جرائم میں برابر ترقی ہوگی۔

"امریکہ میں محض دنیاوی تعلیم سے جرائم کو بڑی ترقی ہوئی۔ دن بدن چھوٹی عمر کے مجرموں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ ہارورڈ کالج اور شکاگو یونیورسٹی کے پریذیڈنٹ شکایت کرنے لگے ہیں کہ ہم لڑکوں کو پابندی فرض یا اطاعت کی طرف مائل نہیں کر سکتے۔

"فرانس کی طرف دیکھیے۔ وہاں بھی خرابی کی کوئی انتہا نہیں "ڈیلی کرانیکل" "ڈیوشر" مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۰۲ء لکھتا ہے کہ بچوں میں جرائم خوفناک سرعت سے بڑھ گئے ہیں۔ بچوں کے جیلخانہ کو وسیع کرنے کی تجویز درپیش ہے۔ کیونکہ پہلے جیلخانہ میں ان کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ اس سے یہہ فرانسیسی ایڈیٹر نتیجہ نکالتا ہے کہ ابتدائی مدارس کی تعلیم سے بچوں کو کچھ اخلاقی فایدہ نہیں پہنچتا"+

یہہ ہی یورپ اور امریکہ وغیرہ کی غیر مذہبی تعلیم کا نتیجہ۔ ناظرین اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اگر مسیحی مذہب کے اثر کے اندر یہاں تعلیم ہوتی تو بچوں کے اخلاق کیسے منور ہو جاتے اور ہارورڈ کالج وغیرہ کو اس امر کی شکایت نہوتی کہ ہم اُن کو پابندی فرض اور اطاعت کیطرف مائل نہیں کر سکتے" اگر آریہ گزٹ کو اتنی واقفیت ہوتی کہ حیوانی جذبات کے تماشے جس قدر یورپ میں نظر آتے ہیں" وہ خاص دنیاوی تعلیم کے مضرات ہیں تو شاید اسکو ذرا ہوش آجاتی۔ کہ اگر وہاں دینی تعلیم دیجاتی تو یہہ مضرات ہرگز معرض ظہور میں نہ آتے۔ مگر کیا کرے تعصب کی عینک تو ہر وقت انکی آنکھوں پر چڑھی رہتی ہے جس سے حقیقت بالکل نظر نہیں آسکتی۔

جاپان کی پروٹسٹنٹ مشنوں میں ۱۰ مارچ کا دن

۱۰ مارچ کا دن جاپان کی پروٹسٹنٹ مشنوں میں ایک خاص یادگار کا دن سمجھا جاتا ہے کیونکہ ۳۴ سال کا عرصہ ہوا ہے کہ اسی دن پر اِس ملک میں سب سے پہلی کلیسیا ۱۶۷ نمبر کی بستی میں قائم ہوئی تھی یعنی ۱۸۷۲ء کو اِس کلیسیا کا آغاز اور قیام ایک سکول کے کمرہ میں ہوا تھا جس میں قریباً کو باشمو سائی فرقے کے قریب بیس شریف طلبا رتعلیم پاتے تھے جو دُور دُور سے آئے ہوئے تھے اور انہیں سے کسی نے بھی اس سے پہلے نہ تو مسیح کی بابت سنا تھا اور نہ ہی کچھ تعلیم پائی تھی۔ اِس مدرسہ میں اُن کو انگریزی کی تعلیم مفت دیجاتی تھی اور کسی قسم کا جبر و تشدد اُن پر نہ ہوتا تھا۔ نتیجہ اس کا یہہ ہوا کہ کئی ایک نوجوان مسیحی ہوگئے اور جس وقت اِس کلیسیا کا استحکام ہوا تو اس وقت صرف نو نوجوان ہی اس میں شریک تھے اور اسی روز انہوں نے بپتسمہ پایا تھا۔ اُن کے ساتھ دو اور آدمی بھی تھے جو اُن سے پہلے مشرف بہ مسیحیت ہو چکے تھے۔ دوسرا مشہور واقعہ جو اس تاریخ پر ظہور میں آیا وہ مسیحی بزرگوں اور ایماندارں کے اِس جہان سے رحلت کرکے ابدی جلال اور خوشی میں داخل ہو جانیکا واقعہ تھا۔ انمیں سے ایک تو پادری ڈاکٹر وریک تھے اور دوسرے انگلستان کا جارج ملر۔

مذہب عیسوی و اسلام۔

۱۹ مئی کے پیسہ اخبار میں اسی عنوان کا ایک مختصر نوٹ لکھا ہے جسمیں پروفیسر ولبری صاحب کا یہہ بیان درج ہے کہ "پروفیسر ولبری نے ہندوستان میں عیسائی مذہب کی نسبت مذہب اسلام کے سرعت سے پھیلنے کیوجہ یہہ بتلائی ہے کہ مذہب عیسوی ایشائی مذہب ہے جو یورپین طبائع کے لئے موزون ہے۔ گو ابتدا میں یہہ بھی ایک ایشائی مذہب ہی تھا مگر مرور زمانہ سے یہہ یورپین روش اختیار کر گیا۔ اور مذہب اسلام چونکہ ایک ایشائی مذہب ہے اس لئے جب کوئی شخص مسلمان ہو جاتا ہے۔ تو پھر بھی ایشائی تو رہتا ہے لیکن عیسائی مذہب ہندوستان میں اس وجہ سے ناکام ہو رہا ہے کہ اِس کے نومریدوں کو انگریزوں کے وسطی درجہ کے آدمیوں کی طرح بنانے کی کوشش کیجاتی ہے۔"

ہم نہیں جانتے کہ پروفیسر صاحب کی اس وسیع واقفیت کے کون سے ماخذات ہیں۔ اگر سرسری نظر ہی سے اس واقفیت پر غور کیا جاتے تو اس کا لفظ لفظ غلط ثابت ہوتا ہے بھلا جب مذہب عیسوی ایشائی مذہب ہے تو کیا وجہ ہے کہ ایشیا کے باشندگان کے موزون طبع نہو اور یورپ کے باشندگان کے موزون طبع ہو۔ فطرت کے خلاف یہہ مقولہ نظر آتا ہے۔ اِس مذہب کے قریباً کل اصول اور طریقے اور رسمیات ایشیائی ہیں اور ایشیا کے باشندے اس کو یورپین کی بہ نسبت زیادہ سہولیت اور عمدگی سے ادا کر سکتے ہیں۔ ہاں اتنا ضرور کہنا پڑتا ہے کہ یورپین لوگوں نے اس مذہب کو یورپین بنا دیا ہے اور اپنی سہولیت اور فایدہ کو مدنظر رکھا ہے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ مسیحی مذہب کے عقاید کو ایسے طور پر بیان کیا جو ایشیائی طرز اور خیال کے خلاف نظر آتے ہیں اور باہمی مذہبی نفاق پیدا ہو گئے۔ ہمارا تو عقیدہ ہے کہ اگر عیسائی اور ہندو مت کا باہم مقابلہ کیا جائے اور تعصب اور طرفداری کو بالائے طاق رکھکر انکی تحقیقات کیجائے تو شاید ایک دو ہی ایسی باتیں ملینگی جو مخالف نظر آدیں جو شخص عیسائی ہو جاتا ہے وہ پھر بھی ایشائی ہی رہتا ہے کبھی وہ یورپین نہیں بنجاتا۔ کیا ہندو مسلمان یورپین طرز میں رہکر یورپین بنجاتے ہیں۔ اگر غور سے دیکھیں تو مسیحیوں کی بہ نسبت ہندو مسلمانوں کی طرز معاشرت زیادہ یورپین ہے۔ عیسائی نومریدوں کو انگریزوں کے وسطی درجہ کے آدمیوں کیطرح بنانیکی کوشش کبھی نہیں کیجاتی۔ اگر کسی کو اس امر میں شک ہے تو وہ مشنری صاحبان سے دریافت کرے وہ اس کی بابت کیا کہتے ہیں۔ پیسہ اخبار کے ساتھ ہم بھی اِس بات میں متفق ہیں "افسوس ہے کہ پروفیسر ولبری جن باتوں سے واقف نہیں انپر بھی ایسے اعتماد سے رائے دیتے ہیں اور سول ملٹری وغیرہ اینگلو انڈین اخبارات انپر اعتبار کر لیتے ہیں۔"

مسیحی کارندوں کے لئے ہدایتیں۔

۶۔ آدمیوں کا مطالعہ کرنا۔

انسانی نیچر ایک ملامی خاصیت ہے۔ اس لئے انسان کی نسبت زیادہ آگاہی حاصل کرنیکا یقینی طریقہ یہہ ہی کہ ہم خود اپنا مطالعہ کریں اور اپنی نسبت جانیں۔ لیکن کوئی سے دو آدمی بھی یکسان نہیں ملتے ہر ایک میں خاص خصوصیت ہوتی ہے اسواسطے شخصی کارندے کو انسان کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔ ہم بعد میں ان امور کا زیادہ تفصیل کے ساتھ مطالعہ کرینگے جن سے ہم کو بخوبی واقفیت حاصل ہو سکے گی کہ ہم کس طرح کسی شخص کو مسیح کے پاس لاویں۔ لیکن فی الحال ہم اس عادت کو بڑھانے کی ضرورت پر زور دینگے تاکہ ہم مسیحی خدمت کے لئے بخوبی تیار ہو جاویں وہ فضل یعنے لوگوں کو مسیح کے پاس لانے کا طریقہ رتبیکٹ، بنی آدم کے کامیاب کارندے میں ہونا بہت ضروری ہے (متی ۱۰: ۱۶)

اِس لئے یہہ مطالعہ بطور ہمیشگی صرف اس امر کی جستجو ہی نہیں کہ ہم کس طرح خود ضبطی حاصل کریں بلکہ اِس انسان کو جس پر ہم نیک اثر ڈالنا چاہتے ہیں سمجھنے کی کوشش پر بھی حاوی ہے کیونکہ جینی اقدام کرنے کی بہ نسبت ہمدردی

کا مزاج کامیابی کی بنیادی شرط ہے۔ اس میں کچھ کلام نہیں کہ ہمدردی سے آدمیوں پر نیک اثر ضرور پڑیگا مگر نکتہ چینی بربادی کا باعث ہوگی۔ بیشک ہم یہہ عمدہ طریقہ ہے کہ ہم ان باتوں پر غور کریں جو کامیاب کارندے عمل میں لائے ہیں۔ اس امر میں مسیح کا برتاؤ مختلف قسم کے لوگوں کی نسبت صاف عیان ہے۔ اس بات سے پولوس رسول کی بڑی دانائی ظاہر ہوتی ہے۔ ایک مرتبہ جب وہ بینار کی سیڑھیوں پر کپتان صاحب سے بزبان یونانی مکالمہ کر رہا تھا ایک لحظہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر عبرانی میں تقریر شروع کی (اعمال ۲۱: ۳۷-۴۰)۔ اس نے جان لیا کہ کپتان کو کس طرح متوجہ کرے عبارت کے سلسلے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایسا آدمی تھا جو قدرتی طور سے مرتبہ یا علم کی عزت کرتا تھا۔ حکیم کی کامیابی زیادہ تر اس بات پر منحصر ہے کہ وہ بڑے توجہ سے اپنے مریض کی تشخیص کرے۔ اس لئے وہ حکیم جو طبیعت کا شناسا واقف ہو بہتر ہے۔ اسی طرح کل آدمیوں کو عام طور سے اور بعض شخصوں کو خاص طور سے صبر کے ساتھ بغور مطالعہ کرنے کا یہہ نتیجہ ہوگا کہ اس طرح مطالعہ کرنے والا ہر شخص دوسروں کی بخوبی مدد کر سکیگا۔

دعا۔ اے خداوند میری مدد کر کہ میں تجھ کو جان لوں مجھے زندگی اور کیرکٹر کی تہ تک پہنچنے کی سمجھ عطا فرما۔ بفضل بخش کہ میں کل آدم زاد کے ساتھ ہمدرد بنوں۔ مجھے آسمانی دانائی بخش دے کہ میں ہر ایک آدمی کے ساتھ ہر قسم کے برتاؤ میں اس دانائی کو عمل میں لاؤں؛

استفسار

میں نے سنا ہے کہ نئے قوانین کے مطابق محکمہ پولیس میں امیدواران ڈپٹی انسپکٹر پولیس کے لئے بھرتی ہو سکتے ہیں۔ اور کہ یہہ بھی مندرج ہے کہ میٹرکولیشن کو ترجیح دیجائیگی۔ کیا ناظرین میں سے کوئی بذریعہ اخبار ہذا مطلع فرمائیگا کہ کونسی تاریخ کے پنجاب گزٹ میں یہہ قوانین مل سکینگے؟

راقم ایک خواہشمند

مراسلات

پنجاب مشن کے تعلقات جانبینی

ہم مندرجہ ذیل مشنوں کے ڈیلیگیٹ مشن کے باہمی اتحاد اور قابلیت نبھانے کی نظر سے کارندوں کے ایک مشن سے دوسری مشن میں جانیکی بابت ذیل کے قواعد پر اتفاق کرتے ہیں۔

کوئی کارندہ جو برسر روزگار ہو اپنے پہلے آقا کی اطلاع کے بغیر ملازم رکھا نہ جائے

کوئی کارندہ جب تک کہ اس کا آقا یا دینی عہدیدار اسکو خود علیحدہ نہ کر دے ملازمت حاصل نہیں کر سکتا۔

ایسے کارندوں سے جنہیں کسی مشن نے کسی منصب کے لئے تعلیم دی ہو اور جس کے ماتحت وہ کام کر رہے ہیں کوئی مخدوم بلا اس ملازم کے اعلیٰ افسر کی رضامندی کے خط و کتابت یا قربت حاصل نہیں کر سکتا۔

جب کوئی ملازم ایک مشن سے اسی کام پر تبدیل ہوکر دوسری مشن میں بھیجا گیا ہو تو اس کی تنخواہ میں کسی قسم کا اضافہ نہ ہونا چاہئے۔

چونکہ ہم ایک ہی مالک کے ہمخدمت اور ایک ہی کھیت کے مزدور ہیں اس لئے ہم ہر ایک ایسی بات کے دفعیہ کے خواہشمند ہیں جو کسی نہ کسی طرح سے ہماری یکدلی خدمت کی ترقی کی حارج ہو۔ اس لئے ہم مندرجہ ذیل قوانین پیش کرتے ہیں۔

(۱) یہہ امر قابل پسندیدگی نہیں ہے کہ ایک ہی گاؤں یا محلہ یا قصبے میں جسکی آبادی دس ہزار سے کم ہو ایک سے زیادہ مشنیں کام کریں۔

(۲) قبل ازیں کہ کسی ایسے علاقہ میں کوئی کام کھولا جاوے جسمیں کہ ایک مشن کام کر رہی ہے۔ یہہ ضروری امر ہے کہ اس مشن سے صلاح مشورہ کر لیا جاوے۔

(۳) ایسے قصبوں اور مقاموں میں جہاں دو مشن کام کر رہی ہیں نہ چاہئے کہ وہ ایک محلہ کے ایک ہی ذات کے لوگوں کے درمیان کام کریں۔ بازاری منادی اس سے مستثنیٰ ہے۔

(۴) جب بپتسمہ یافتہ نو مرید پورے ایک سال تک یا زیادہ کسی مشن سے بے غور چھوڑے دیئے گئے ہوں تو دوسری مشن کے ان کے درمیان کام کرنے سے کسی قسم کی عہد شکنی متصور نہوگی۔ باوجود اس کے ہر ایسے معاملہ میں قاعدہ نمبر ۲ کا لحاظ ضرور چاہئے۔

(۵) تمام مشن کے کارندوں کو اس امر کی ممانعت کی جانی چاہئے کہ وہ غیر تربیت یافتہ امیدواروں کو اصطباغ دیں اس خیال سے کہ اس علاقہ میں ہمارا قبضہ ہو جائے۔

یہہ کمیٹی تمام دیگر مشنوں سے جو پنجاب میں کام کر رہی ہیں درخواست کرتی ہے کہ وہ سب انٹر مشن کمیٹی کے بنانے کے لئے ہر سال اپنے ایلچیوں کا انتخاب کیا کریں تاکہ مالک کے کام میں ترقی ہو۔

درخواست کی جاتی ہے کہ یہہ کمیٹی اپنا پہلا اجلاس فروری سنہ ۱۹۰۷ء میں کرے جسمیں یو۔ پی۔ مشن کا ایلچی میر مجلس ہو۔

ٹی۔ ایف۔ کیننگز۔ یو۔ پی۔ مشن۔
ایف اسٹن۔ ایس۔ اے مشن
جے۔ سی بوچ۔ ایم ای۔ مشن
ولیم سکاٹ۔ چرچ آف انگلینڈ مشن

ٹی - ہولڈن - سی - ایم - ایس مشن
جے - ایچ آرلبن - اے - پی - مشن -
لاہور ۵ مئی ۱۹۰۶ء ٹی ایف کیننگز جہلم -

مکالمہ درمیان مسیحی امرت سرو مسیحیان ہند

تو کون ہے ؟ اور میں کون ہوں ؟ مجھے بھی تعجب ہے میں کیا کہوں ؟

مسیحی - کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے ؟

مسیحیان - اچھی طرح نہیں - یوں ہی کچھ خواب و خیال سا یاد پڑتا ہے کہ کہیں دیکھا ہوگا -

مسیحی - یہہ ہوگا کی آپ نے ایک ہی کہی - ذرا اچھی طرح اپنے ذہن کھوج کیجئے - یہہ ہوگا کا معاملہ نہیں - میں تو عرصہ تک آپکا خدمتگار رہا ہوں - یہاں دیکھا ہوگا کا کیا ذکر ہے

مسیحیان - ہمارا ایک جان نثار دوست تو تھا جسکی جدائی کا غم آجتک ہم کو ہے -

مسیحی - میرے مہربان مخدومنا میں وہی ہوں آپکا پرانا نیاز مند - آپکا قدیمی خدمتگار - جو سچ مچ مر گیا تھا اور اب زندہ ہے - ہاں میں اپنے مہربانوں کی عدم توجہی سے مر گیا تھا - اور اب خداوند کی توجہ سے پھر زندہ ہوگیا ہوں - اِس لئے کہ میری زندگی کے واسطے کلیسیا دعا مانگا کرتی تھی -

مسیحیان - ہم کس طرح یقین کریں - کہ آپ وہی مسیحی ہیں - جو مر گئے تھے - اب زندہ ہیں - کیا مردے زندہ ہوجاتے ہیں -

مسیحی - کیا آپ لعذر کی قیامت کے قایل نہیں کیا آپ جائرس کی بیٹی کی زندگی کے قایل نہیں - کیا آپ نے طابیتھا کو مردہ دیکھ کر پطرس رسول کو خبر نہ دی تھی جس نے پھر المسیح کی طاقت سے اُس کو کلیسیا کے زندہ سپرد کیا - کیا آج یسوع کی وہ طاقت کلیسیا میں کام نہیں کرتی جو فرماتا ہے کہ میں آج - کل - پرسوں یکساں ہوں - کیا آج کلیسیا کے درمیان سے یہہ طاقت جاتی رہی؟ آپ کا ایمان کہاں ہے ؟ آپ کیوں یقین نہیں کرتے کہ مسیحی مر گیا تھا - اب زندہ ہے -

مسیحیان - لیکن آپ کی صورت تو پہچانی نہیں جاتی - کیا آپ ایسی جلدی بدل گئے - طبیعت میں بھی کسی قدر فرق ہے - وہ ناز و ادا وہ شوخیاں - وہ کرشمے وہ ہم تم نہیں -

مسیحی - وہی باتیں میری موت کا باعث تھیں - اب میری نئی زندگی ہے - میں اب مر کے جی اٹھا ہوں اب مجھ میں آپ صرف وہی باتیں دیکھیں گے - جو کلیسیا کی ترقی - اور المسیح کے جلال کا باعث ہوں -

مسیحیان - کیا آگے آپ اُس کے جلال کے واسطے نہ کرتے تھے - ہم تو ایسا ہی سمجھتے تھے - اور آپ کو دیکھکر خوش ہوتے تھے -

مسیحی - سچ ہے - مگر اُس وقت میں صرف ایک پہلو کو دیکھتا تھا - اور غیرت میں آکر دوسروں کی پرواہ بہت کم کرتا تھا - یہہ غیرت کی غلطی تھی - جس کے سبب میرا لقب بے ادب پڑ گیا تھا گرچہ میری نیت میں بے ادبی نہ تھی - اب میں اِس بات کی کوشش میں ہوں - کہ رسول پولوس کی طرح سب کے بھلے کے واسطے سب کچھ بن جاؤں دیسیوں میں دیسی - پردیسیوں میں پردیسی تاکہ سبکو مسیح کیواسطے حاصل کروں -

مسیحیان - کیا جنکی گود میں آگے آپنے پرورش پائی تھی - یا پہلی زندگی میں جنہوں نے آپکو شیر خوارگی کی حالت میں چھوڑ دیا تھا - اُنہوں نے آپ کی حیات کا یقین کرکے آپ کو پھر اپنے سایۂ عاطفت میں لے لیا؟

مسیحی - ہاں بڑے شوق - بڑی خوشی - بڑی محبت سے - بلکہ جو پہلے میرے لئے اجنبی تھے - اب وہ میرے حقیقی ہیں -

مسیحیان - کیا آپ ایسے بزرگوں میں سے دو چار کا نام بتا سکتے ہیں - تاکہ ہم یقین کریں کہ آپ کا فرمانا حق ہے - اور کہ آپ سچ مچ وہی مسیحی ہیں -

مسیحی - سن لیجئے - مسٹر ایم ایل رلیارام بی اے مسز رلیارام - مسٹر مولانا سراج الدین بی - اے - پادری طالب الدین صاحب بی - اے - پادری جوئکل واعظ لال ایم - اے - ڈاکٹر آئی یونامر اسسٹنٹ سرجن بٹڑ ردیدار سنگھ صاحب یادگار خالصہ صاحبان - مسٹر نفضل - اور دوسرے بزرگ - جو پہلے میرے ساتھ نہ تھے - اب وہ میرے ناز برداروں میں ہیں - اب اگر شکایت ہے تو صرف آپ سے - کہ آپ نے میری طرف مطلق توجہ نہیں کی - اگر کی ہے - تو بہت بے پرواہی سے ؎

بےنیازی حد سے گذری بندہ پرور کب تلک
ہم کہینگے حال دل اور آپ فرمائینگے کیا !

مسیحیان - واقعی غفلت ہوئی معاف فرمائیگا - آیندہ ایسا نہ ہوگا - کیا آپ مہربانی سے بتا سکتے ہیں - کہ آپ کی اِس نئی زندگی میں آپکا ہدیہ کیا مقرر ہوا ہے - جیسے جو آپ کی خدمات اور فیض و دیدار سے فیضیاب ہونا چاہئے - اُس کا ہدیہ کیا ہے ؟

مسیحی - اِن خدمات کا کیا ہدیہ ہو سکتا ہے ؟ ؎

بگفتا قیمتش - گفتم تگاہے ؟
بگفتا کمتر ک - گفتم کہ گاہے

صرف آپ کی توجہ - نگاہ - مہر - عمر - یہہ بھلا کچھ ہدیہ ہے - قریباً ۳۰ لاکھ مسیحی ہندوستان میں ہیں - کیا اردو خوان صاحب ثروت ایک ہزار مسیحی بھی نہیں - میرے اور آپ کے دشمن مزائی - اور آریا کیا کچھ کر رہے ہیں آپ کس نیند سو رہے ہیں - جاگو - اٹھو ہمت کرو - اور میری

نئی زندگی سے فیض پاؤ۔ دوسروں کو فیض پہنچاؤ۔ آپ جان نثاری کو تیار ہیں پہلے زر نثاری کریں۔

جا جو کچھ ہے۔ بیچ۔ غریبوں کو دے۔ پھر آ کر میری پیروی کر۔ +

جب تک آپ اس طریق پر مجھے قبول کر کے میری قدر نہ کریں۔ میرا فیض عام نہیں ہو سکتا۔

سیمان۔ غلطی ہوئی۔ غفلت ہوئی۔ معاف کیجئے ہم ہر طرح آپ کی خدمت کو حاضر ہیں۔ خداوند آپکو سلامت رکھے۔ فی امان اللہ۔

راقم۔ واعظ

قسیس المعظم پادری ٹامس ہاول صاحب بشپ پاسٹر کلیسیا انارکلی لاہور ایک بہروپئے کی چکمے میں آگئے

سیالکوٹ ضلع میں ایک موضع ماچ نام سے مشہور ہے۔ وہاں کے بھانڈ اور بہروپئے مشہور ہیں۔ جو بڑے بڑے جاتروں کو چکما دے دیا کرتے ہیں۔ یہانتک کہ بعض دفعہ حکام اعلےٰ ان کے دھوکے میں آگئے ہیں۔ اب ان کے بھی استاد بہروپئے پیدا ہوتے ہیں جو پادری ٹامس ہاول صاحب جیسے ہوشیار صاحب جیسے ہوشیار۔ صاحب علم و فضل۔ اور کٹے متعصب پروٹسٹنٹ سے دھوکا کھیل گئے۔ اور یہہ دھوکا بازی یا بہروپ پن ۱۲ برس سے زیادہ عرصہ تک جاری رہا ہے۔ اور پادری کو مطلق پتہ نہ لگا اور پھر پتہ بھی لگا تو تب جب تمام خفیہ کارروائی کششت ازبام ہوگئی۔ اور ساری پرائیویٹ تحریریں پریس سے شائع ہو کر مشہور ہو گئیں اب تو پادری حیران و ششدر ہو کر دیکھنے لگے کہ ہیں!! یہہ کیا ہوا۔ افسوس کہ حضرت + جینرائٹ چکما دیگئے۔ مفصل حال جس کا یوں ہے کہ۔

امرتسر کے ایک مسمی بنام نہاد مولوی عبدالرحیم صاحب ناساعدت زمانہ ریا شیریں زبانی سے تنگ آکر ادھر ادھر دشمنوں کو جھانکنے لگے۔ رومی کلیسیا کی طرف خاص توجہ مبذول ہوئی۔ تب پادری ٹامس ہاول صاحب سے سنہ ۱۹۰۲ء میں مقدس پطرس کی سرداری اور رومی کلیسیا کی بنیاد کے بارے میں پرائیویٹ طور پر خط و کتابت ہوتی رہی۔ چونکہ مولوی صاحب منادی میں نہایت بدزبانی ریا یوں کہو کہ شیریں زبانی کیا کرتے تھے۔ آئے دن امرتسر میں انکی شیریں زبانی کی بدولت کوئی نہ کوئی فساد کھڑا ہوتا رہتا تھا۔ امرتسر کے میڈیکل مشنری ڈاکٹر لیٹن صاحب نے تنگ آکر مولوی صاحب کو لاہور میں مسٹر انگلش مشنری بنیڈی کے پاس بھیجدیا۔ کہ وہاں پادری ٹامس ہاول صاحب کے پیرش سکول میں تعلیم دے۔ چندے یہہ کام رونے دھونے کرتے رہے۔ مشکل یہہ تھی کہ ایک عرصہ تک کیتی کشتی کرتے رہے۔ آرام سے گذرتی تھی۔ اب کے کھانی پڑی تنگ آگئے۔ اس حالت میں کہیں انکو بابو بہادر مسیح صاحب جو خود ہی رومی بہروپ میں تھے۔ ان سے ملاقی ہوئے۔ بس پھر کیا تھا۔ ع

سمندناز پہ اک اور تازیانہ ہوا

راہ کھل گیا۔ بھاگ نکلے۔ رومیوں سے جا دوچار ہوئے اور یہاں جاتے ہی کھیل کھیلے۔

وہ مباحثہ جو بالکل پرائیویٹ تھا۔ جیسا کہ پادری صاحب کے خط مورخہ ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۰۴ء سے ظاہر ہے۔ اس میں یہہ چالاکی کی۔ کہ ہندوستانی رومن کیتھلکوں کے گرگ گشتہ صابر صاحب لکھنوی سے پادری صاحب کے اعتراضوں کے جواب اور پھر جواب الجواب حاصل کر کے اپنی طرف سے پادری صاحب کو لکھ بھیجتے رہے۔ اور یہہ راز مطلق ظاہر ہونے نہیں پایا کہ جواب صابر لکھنوی دے رہے ہیں۔ یہہ ایک ایسی عجیب دھوکا بازی ہے جو کہ قانون کے تحت میں آنے کے قابل ہے۔ کیونکہ اول تو یہہ پرائیویٹ خط و کتابت تھی دویم پادری صاحب کی اجازت کے بغیر شایع کی گئی۔ سوم پادری صاحب کو مطلق آگاہی نہ ہوئی۔ کہ مولوی صاحب کے بہروپ میں رنازم بایں ریش و فش صابر لکھنوی آتے ہوئے ہیں۔ اور اپنے جینرائٹ ہونے کا پورا ثبوت دے رہے ہیں اور اس بات کا پتہ پادری صاحب کو جبھی لگا جبکہ رسالہ چھپکر شایع ہوگیا۔ اور بہادر مسیح صاحب کی معرفت آپکو ملا۔ مولوی صاحب پادری صاحب کی خوب حجامت کر گئے۔ سچ پوچھو تو سوکھا ہی مونڈ ڈالا۔

اب ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ یہہ تمام کارروائی کہاں تک ایکٹ پریس کے خلاف ہے۔ اگر پادری صاحب اسپر قانونی نوٹس لیویں تو میں نہیں سمجھتا کہ مولوی ہادی صاحب کہاں پناہ ڈھونڈھینگے۔ اور صابر صاحب کس کی بغلیں جھانکینگے۔ لیکن مجھے امید ہے کہ پادری صاحب نے معاف کر دیا ہوگا۔ اور وہ یہاں تک نوبت نہیں پہنچائیں گے۔

بڑی مصیبت اور دکھ دینے والی جو اس خط و کتابت میں ہے وہ یہہ ہے کہ پادری صاحب ایک بچہ سے گفتگو کر رہے تھے۔ اور یہہ مطلق پتہ نہ تھا کہ یہہ بچہ رومی مشن کا ہی جس کے اندر رومی افلاطون بول رہا ہے۔ پادری صاحب کے دلائل عام فہم بچوں کو سمجھانے والے ہیں۔ کیونکہ مولوی ہادی دینی لیاقت کے لحاظ سے پادری صاحب کے مقابل محض ایک طفلک سے ہیں۔ اس لئے وہ انکی لیاقت کے مطابق دو انکو جواب دیتے رہے۔ لیکن اندرونی طور پر دھوکا بازی

حاشیہ + خداوند فرماتا ہے کہ جو نہیں قبول کرتا ہے۔ وہ مجھے قبول کرتا ہے۔ ر۔ م۔ و

+ حاشیہ۔ جینرائٹ رومن کیتھلکیں کا ایک فرقہ ہے جسکا عقیدہ یہہ ہے کہ دین کی اشاعت کے واسطے ہر طرح کی چالبازی جائز ہے۔ چنانچہ بعینہ یہی معاملہ پادری صاحب کے ساتھ وقوع ہوا۔ منہ

کی کارروائی ہوتی رہی۔ کیونکہ رومی ہواسے یہہ گدڑیا چون کرتی رہی۔ اس قسم کی دھوکا دہی رومن کیتھلکوں کیواسطے باعث شرم ہے۔ اور اگر سچ مچ انکا یہی اصول ہے تو خدا محفوظ رکھے اور غالباً انکی یہہ تعلیم ہے۔ جیسا صابر صاحب کے جوابات سے پایا جاتا ہے۔ چنانچہ پطرس کے ریاپر جو پادری صاحب کا اعتراض تھا۔ صابر صاحب اس کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ "مقدس پطرس کے حقمیں جو لفظ ریا کا آیا ہے۔ وہ گناہ نہیں بلکہ عین عقلمندی اور دانائی کے معنون میں آیا ہے"۔ صفحہ ۱۳ سطر ۱۴، ۱۵۔ اس جواب سے پایا جاتا ہے کہ مقدس پطرس کی کارروائی رومی کلیسیا کے واسطے نمونہ ہے جسکی بناپر پادری صاحب کے ساتھہ یہہ چالبازی کی گئی۔ اسی بناپر ان ہر دو کی کارستانی عین عقلمندی اور دانائی سمجھی جاتی ہے۔ سچ فرمایا خداوند نے۔ کہ اس دنیا کے لوگ نور کے فرزندوں سے زیادہ ہوشیار ہیں۔

یہہ تو اس بہروپ اور دھوکا کا بیان ہوا۔ اب کسی قدر نفس مضمون پر عرض کرتا ہوں۔

یہہ خط وکتابت جو مابین ایک پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھلک کے ہوئی۔ وہ مقدس پطرس اور کلیسیا کے امام کے نام سے بصورت رسالہ صابر لکھنوی کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ پادری صاحب کے اعتراضات جو مقدس پطرس کی سرداری اور پوپ کے اختیار اور رومی کلیسیا کی بنیاد کی تردید میں ہیں جنکے جواب میں پوپی لکھنوی نے چار امر پیش کئے ہیں۔ جو بجائے خود ایسے کمزور ہیں کہ بغیر تنبیہ کچھہ بیان وتحریر کے نہایت کمزور اور بودے ہیں اور پادری صاحب کے اعتراض ویسے کے ویسے قایم ومضبوط رہے ہیں۔ اگرچہ یہہ رسالہ پادری صاحب کی رضی کے خلاف شایع ہوگیا۔ تاہم اسمیں خدا کا ہاتھہ معلوم ہوتا ہے۔ اس سے کم سے کم رومن کیتھلکوں کے دلایل کی قوت تو معلوم ہوگئی۔ اور رومن کیتھلکوں کے بڑے نبردکیا کے سب داؤں پیچ معلوم ہوگئے۔ جو کلام وتواریخ کے مقابل بالکل لاحاصل ہیں۔ میں پادری صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ اگرچہ آپنے ایک رومی نومرید کو اس کی لیاقت کے مطابق جواب دے۔ تاہم انکا جواب ان کے بڑے پہلوان صابر صاحب سے بھی بخوبی بن نہ آیا۔ بلکہ ان کے ڈھول کا پول بخوبی ظاہر ہوگیا۔

جب سے کہ میرے مہربان راجہ صاحب والئے تاجپور رومی کلیسیا میں شامل ہوگئے۔ میں رومی کلیسیا کے حالات پر بہت غور کیا کرتا اور لاہور کے فادروں سے کتابیں لاکر دیکھا کیا۔ تاکہ ان کی حقیقت معلوم ہو۔ سچ ہے راجہ صاحب ممدوح سے بھی اس کے متعلق خط وکتابت رہی۔ مگر میری کچھہ تسلی نہ ہوئی۔ اب اس رسالہ نے میری رہی سہی آس بھی رومی کلیسیا کی صداقت کی نسبت توڑ دی۔ کیونکہ صابر صاحب کے جوابات ایسے بودے اور کمزور ہیں کہ انکی بنیاد پر کوئی صاحب ہوش رومی کلیسیا میں شامل نہیں ہوسکتا۔ فرصت نہیں۔ اور نہ ضرورت ہی ہے کہ میں ان کے ہر ایک جواب پر نوٹ کروں۔ ناظرین خود اس رسالہ کو منگواکر ملاحظہ فرماسکتے ہیں۔

ع۱ صابر صاحب کی طرز تحریر بالکل لکھنؤوالوں کی سی ہے۔ ایسے لکھنوی جو بے ادب ہوں۔ آپ کی تحریر میں متانت اور سنجیدگی نہیں ہے۔ پادری ٹامس ہاول صاحب کا نام حقارت سے صرف پادری ٹامس لکھا ہے۔ حالانکہ انکا نام ٹی ہاول یا ٹامس ہاول ہے۔

ع۲ صفحہ ۱۶ کی تحریر بالکل بازاری جھگڑ بازی ہے۔ چنانچہ صابر فرماتے ہیں کہ

"بے ساختہ زبان سے نکلا۔ کہ واللہ ری ضد نہ لونڈیوں کی ضد۔ نہ بوڑھوں کی ضد۔ یہہ پروٹسٹنٹی بدعتوں کے پادری کے تعصب کی ضد مجھے ایسی ضد نہیں آتی۔ میں اس ضد سے ہارا۔ پادری ٹامس صاحب چلتے۔ اب شیرینی کھلانے کا حق آپھی کا ہے۔ میری طرف سے بھی دو پیسے کے بتاشے دلا دیئے جائیں"۔

کیا شریفوں کی گفتگو ایسی ہوا کرتی ہے۔

ع۳ جبکہ چار برس تک پوپ کی گدی خالی رہی۔ تو سلسلہ پوپیت کا جسکو دست بدست کہا جاتا ہے۔ ٹوٹ گیا۔ اس کا جواب صاحب سے کچھہ بن نہیں آیا۔

ع۴ میں نے خود تواریخ میں پڑھا ہے کہ ایک موقعہ پر دھوکا بازی سے ایک عورت مردانہ بھیس میں مردانہ نام جان ہشتم کے نام سے پوپ بن گئی تھی۔ پادری صاحب نے یہہ اعتراض بڑے زور سے پیش کیا ہے۔ اس کا جواب صابر صاحب سے میں نہ مانوں کے سوائے کچھہ بن نہیں آیا۔ صابر صاحب صاف انکار کرگئے ہیں۔ حالانکہ پادری صاحب موصوف نے صاف صاف اس کا نشان ونام بتادیا ہے۔ کہ اس کا نمبر پوپوں کی فہرست میں ۱۰۸ ہے۔ حضرات الواپ لیوچہارم ونینی ڈکٹ سوم کے درمیان اس کا وقت ہے۔ بجواب اس کے صابر صاحب کو یہہ بتلانا چاہئے تھا۔ کہ اس نمبر کا پوپ فلان آدمی ہے جو فلان ابن فلان ہے۔ جو فلان ڈیکن۔ فلان جگہ پریسٹ۔ فلان جگہ آرچ بشپ اور فلان پوپ کا زوخیل تھا بغیر اس طریق کے آپکا جواب میں نہ مانوں عورت کے پوپ ہونے کو رد نہیں کرسکتا۔

آپ کے ہاں تو جبراً بھی پوپ بنتے رہے ہیں۔ آپ بتادیں کہ کرسٹوفر کون تھا۔ کس ملک اور کس خاندان سے تھا۔ ذرا الیواپ کی ہسٹری ملاحظہ فرمادیں۔ کہ یہہ شخص کسطرح لیو پنجم کو قید کرکے سخت کشت وخون کے بعد پوپ بن بیٹھا تھا۔ اور اس زمانہ پوپ کا نام جان آٹھواں تھا۔ جو لیو چہارم اور بینی ڈکٹ سوم کے درمیان مردانہ لباس وبھیس میں پوپ بن گیا (بلکہ بن گئی)۔ اور دو برس ایک ماہ چار یوم تک پوپ رہی۔ جو آخر دردزہ سے مری۔ (لو۔ پوپوں کو بھی دردزہ ہوئی)۔ ملاحظہ فرمائیے۔

The Lives of the Popes

written originally in Latin by B. Platina native of Cremona and translated into English edited by the Rev. W. Benham, B. D., F. S. A. صفحہ ۲۲۳

ع۵ پولوس نے پطرس کو ڈانٹا"۔ اس پر صابر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ پادری صاحب کو لازم ہے کہ۔ اس ڈانٹا کے معنے اصلی زبان یونانی سے مقابلہ کریں۔ اور آئندہ اس لفظ کے استعمال کرنے میں ہوشیار رہیں۔" یہہ بھی اچھا جواب ہے۔ افسوس ہے کہ خود بھی مقابلہ کر کے نہ دکھلایا۔ کہ نہ صرف پادری صاحب کی بلکہ عام پروٹسٹنٹ ناظرین کی غلطی رفع ہوتی۔ آئندہ ایسی بے ادبی کے مرتکب نہ ہوتے۔ جس کے تمام رومن کیتھلک مطبوعہ سردھنہ ۱۸۷۴ء صفحہ ۳۹۲ "پطرس ..... جب پولوس اس کو ڈانٹنے لگا چپ چاپ رہا"

ع۶ پادری صاحب نے مقدس پطرس اور مقدس پولوس کے برابر درجہ کے ہونے پر دو صفحہ کلام الٰہی کی آیتوں سے ثبوت میں بھرے ہیں۔ جنکا جواب صابر صاحب نے سوائے لن ترانیوں کے کچھ نہیں دیا چنانچہ ص۱۳ پر لکھتے ہیں کہ "پادری صاحب موصوف نے مقدس پولوس کو مقدس پطرس کے برابر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ شاید انہوں نے انگریزی زبان کی اس مثل یا کہاوت پر عمل کیا ہے۔ کہ بہت سی مٹی پھینکو کچھ تو لپٹ رہیگی۔" یہہ جواب ہے الٰہی آیات کا۔

ع۷ ہم پنجابی ایسے بیہودہ محاورات سے بہت کم واقف ہیں۔ اور اگر کسی قدر واقف بھی ہیں تو اُن کے استعمال کرنے میں ڈرتے ہیں۔ کہ کہیں کسی ایرے غیرے کی ہتک نہ ہو جائے۔ مگر یہہ ہندوستانی تو بڑے ہی دیدہ دلیل ہیں۔ ایرے غیرے تو چھوڑ۔ بڑے بڑوں سے نہیں جھجکتے۔

ص۲۳ پر لکھتے ہیں کہ "مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پادری صاحب موصوف بڑے لفظ باز ہیں اور اپنی لفظ فاسقہ کو...الخ" پھر صفحہ ۲۷ پر شاعری کا دم بھی بھرا ہے۔ نہیں تو معلوم ہے کہ آپ شاعر ہیں۔ کیونکہ اٹھہ مسافر کر تیاری آپ ہی کی نظم ہے جس کا مضمون ہی دنیا سے نرالا ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں۔ "اٹھہ مسافر کر تیاری اب تو کچھہ دن بچی نہیں" اب اس بھلے آدمی سے کوئی پوچھے کہ مسافر سفر کی تیاری کب کرتے ہیں۔ شام کو یا صبح کو جیسا کہ اس شعر میں ہے کہ

رات گذرے ہے بہت نزدیک ہے دن کا نمود
اے مسیح اب چاہتے ہیں تیرے پاس آنیکو ہم

یہاں بچارے تسلیم کا شعر لیکر اس میں تصرف کر دیا۔ اصل میں پہلا مصرعہ یہہ ہے کہ۔

ع کس سوچ میں ہو تسلیم بولو ع کس سوچ میں ہو تم اس بولو۔ شعر کا ستیاناس کر دیا۔ نہ وزن قایم نہ تقطیع درست۔ اصل میں اس طرح اس مضمون پر شعر چاہیے ؎

صابر ہو کہاں ادھر تو دیکھو
آنکھیں تو ملاؤ دل کہاں ہے

ع۸ صفحہ ۲۷ پر خداوند یسوع کو پطرس کے گناہ میں شریک کیا ہے۔ تقدیر کے یاروں کا یہی حال ہوتا ہے فرماتے ہیں کہ پطرس کا انکار لازمی تھا۔ وہ اس انکار سے بچ ہی نہ سکتا۔ کیونکہ خداوند مسیح فرما چکا تھا۔ گویا پطرس کا انکار مقدر ہو چکا تھا۔ یا یوں کہو کہ المسیح نے مقرر کر دیا تھا کہ آسمان و زمین کا ٹل جانا ممکن مگر پطرس کا انکار سے باز رہنا نا ممکن۔ گویا خدا کے ارادہ کو پطرس نے ارادتاً پورا کیا۔ یہہ بھی سرٹری کا اچھا نشان ہے۔ جناب من سزاوار جزا کہاں ہے۔ اب اسی مثال کے مطابق ایک خونی خون کر کے خدا کے علم و ارادہ کو پورا کرتا ہے۔ اُس کے ذمہ گناہ کیسے لگ گیا۔ ہم جو رومی کلیسیا کی بدعتوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ بعدہ خدا کے علم و ارادہ کو پورا کرتے ہیں۔ تو پھر آپ ہماری تعریف کیوں نہیں کرتے۔

برین عقل و دانش بباید گریست

ع۹ ص۲۹ پر صابر صاحب نے جو شعر پادری صاحب کی عقل و دانائی پر لکھا ہے۔ اسی پر میں بھی صابر صاحب کی لیاقت و دانائی کا خاتمہ کرتا ہوں۔ اور رومی کلیسیا کے خیال سے توبہ کیونکہ ایسے لچر پوچ دلائل ہیں کہ ان کے بھروسہ کوئی صاحب کونشنس پروٹسٹنٹ ازم کو نہیں چھوڑ سکتا۔

یاد رہے کہ کلیسیا کا سر اور سردار آپ ہی خداوند یسوع ہے۔ جو کہتا ہے کہ زمانہ کے آخر ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں۔ میرے بھائی صابر صاحب۔ اگر یہی دلائل آپ کے پاس رومن کیتھلک ازم کی تائید میں ہیں۔ تب آپ پروٹسٹنٹوں کو اپنی طرف کھینچ چکے چالاکی سے حجامت کرتے کراتے کو کسی کو کھینچ لینا۔ اور بات ہے۔ کوئی محقق آپ کے پھندے میں نہیں پھنس سکتا میں تو چاہتا ہوں کہ یہہ رسالہ آپ خوب تقسیم کریں تا کہ دیسی مسیحیوں کو معلوم ہو جاوے کہ

گر ہمین مکتب است و این ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد

راقم
کیتھلک مسیحی
اب الارشاد

---

۱۴ مئی کو مسز چلیانہ زوجہ نجمن بیہ رام بعارضہ تپ دق فوت ہوئی۔

۱۵ مئی کو ایک شش ماہ کا لڑکا مسٹر ڈیوڈ مینویل کا بعارضہ بخار فوت ہوا۔

۲۰ مئی کو بوقت ۷ بجے شام زلزلہ محسوس ہوا۔

چینی لونڈی

شیر اور جنازہ

سلسلہ کے لئے دیکھو گذشتہ اشاعت کا پرچہ

عورتوں کی چیخیں سنکر فوراً گاؤں کے تمام آدمی اکٹھے ہوگئے اور جس قدر جلدی ہوسکا ہر ایک آدمی اور لڑکا جس کو جاۓ ت ہوئی شیر کے پیچھے بھاگے۔ اور برچھی تلوار۔ لاٹھی یا اور کوئی ہتیار جو جس کے ہاتھ آیا لیکر دیوار سے باہر نکلے۔ آدمی اور لڑکوں کے نعروں۔ کتوں کے بھونکنے اور ڈھول کی آواز سے جو بعض ساتھ لے جانا نہیں بھولے تھے اِن لوگوں کو جو گاؤں میں باقی رہ گئے تھے پتہ لگتا تھا کہ وہ لوگ کتنی جلدی پہاڑ پر پہنچ گئے ہیں۔ شیر کی راہ کا پتہ ان لہو کے قطروں سے لگتا جاتا تھا جو راستے میں گرتے جاتے تھے۔

دور کے فاصلے کے سبب سے جوں جوں پیچھا کرنے والوں کی آواز دھیمی ہوتی گئی ووں ووں گاؤں کے لوگوں کی آواز بھی کم ہوگئی اور بجاۓ رونے اور چلانے کے لوگ جا بجا اکٹھے ہوگئے۔ اور آہستہ آہستہ مگر جوش سے اس دردناک حادثہ کا ذکر کرنے لگے۔ انہیں سے بعض اُن لوگوں کو جنکا کام فصیل کی مرمت کرنا تھا لیکن انہوں نے نہیں کی بہت سے صلوتیں سنانے لگے۔ بغیر جا خبر اور سخت دل ہوسو کے حق میں بھی بہت سی بری باتیں کہی گئی گویا شیر کے آنے کا بڑا سبب وہ ہی تھا۔ وہ جو متعصب اور ہو کے دشمن تھے کہتے تھے کہ شیر میں ہو کے کسی مردہ بزرگ کی روح آئی ہوگی جو اُس کی نیک اور بے تصور بیوی کو لے گئی۔ بعض جو مصیبت کا الزام عموماً انہیں پر لگایا کرتے ہیں جنپر مصیبت آجاتی ہے کہنے لگے کہ ہوسو کو جاننا چاہئے تھا کہ شام کے وقت گری ہوئی دیوار کے پاس بیٹھنا خطرناک ہے۔ لیکن ایسے لوگوں نے خیال نہیں کیا کہ یہہ بھلا ہی موقعہ ہے کہ شیر نے ایسی دلیری کی کہ وہ گاؤں میں آگیا۔ بعض نے جو بہت ہی متعصب تھے یقین کیا کہ ہوسو نے ضرور کوئی بھاری گناہ کیا ہوگا۔ بعض نے اپنے خاوند کی غیر حاضری میں کوئی برائی کی ہے اور شیر کی نسبت انکا خیال تھا کہ اسمیں انکی کسی بزرگ کی روح ہوگی اُس بے وفا عورت سے بدلہ لینے کے لئے آگیا۔

جب لیان نے عورتوں کی چیخیں اور ڈراونے لفظ ہوہا کا نعرہ سنا تو دروازے کی طرف بھاگی گئی اور اسکو بند کردیا تاکہ کوئی اندر نہ آسکے۔ اس وقت اس نے بنگ سو یا اپنی ماں کا بھی کچھ خیال نہ کیا۔ وہ محض اپنے تئیں خطرے سے بچانا چاہتی تھی۔

چیخوں اور نعروں کی آواز سنکر لنگ سو فوراً کھیت سے گھر کی طرف چلی آئی اور وہ ٹھیک اس وقت گاؤں میں داخل ہوئی جب کہ لوگ دیوار سے باہر پہاڑی پر چڑھ رہے تھے۔ اسوقت اُس کو یہہ بھی معلوم ہوا کہ شیر گاؤں میں آگیا تھا۔ ڈر کے مارے کسی سے نہ بولی۔ دوڑتی ہوئی گھر پر آئی اور دیکھا کہ دروازہ بند ہے۔ بہت دیر تک کھٹکھٹاتی رہی اور ہوسو اور لیان کو پکارتی رہی کہ دروازہ کھولیں۔ ڈر سے کانپتی تھی کہ مبادا شیر اس کو پکڑ نہ لے جاوے بڑی منت اور دردناک آواز سے پکارتی تھی کہ دروازہ کھولو۔ وہ کہتی تھی کہ نہ تو میں شیر ہوں اور نہ ہی کوئی اجنبی ہوں میں آپ لوگوں کی چھوٹی لونڈی لنگ سو ہوں جو اندر آنا چاہتی ہوں۔"

بہت دیر کے بعد لیان نے بڑی خبرداری سے دروازہ کھولا اور ایک طرف سے تھوڑا سا کھولکر اس کو اندر داخل ہونے دیا اور جلدی سے دروازہ بند کرکے قفل لگا دیا۔ انہیں سے کسی کو گاؤں کے شور کا حال معلوم نہیں تھا سوائے اس خوفناک لفظ ہا شیر کے۔ اور انکو جرأت بھی نہیں ہوئی کہ باہر جاکر کچھ اور حال دریافت کرسکیں۔ لنگ سو نے لیان سے پوچھا "ہوسو کہاں ہے؟"

دونوں نے خیال کیا کہ انکی طرح ڈر کر وہ کسی سلامتی کی جگہ محفوظ ہے اور جب خطرہ جاتا رہیگا وہ واپس آجاوگی۔ دونوں بہت دیر تک اس کی واپسی کی انتظاری کرتی رہیں اور جب تک رات نہ ہوگئی اُن میں سے کوئی دروازے تک بھی نہ گئی۔

ہم شیر کا پیچھا کرنے والوں کی طرف متوجہ ہوں لگاتار نعرہ مارتے ہوئے وہ بہت دور تک چلے گئے آخر کار اُن لوگوں نے جو سب سے آگے تھے بڑے زور سے چیخیں ماریں اور چپ ہوگئے۔ اور کھڑے ہوکر اوروں کے آنے کی انتظاری کرنے لگے۔ ہر ایک شخص اُس جگہ پہنچکر چپ ہوجاتا تھا اور وہیں ٹھہر جاتا تھا۔ انکو ہوسو مل گئی تھی شیر اپنے بھاری بوجھ کو بہت تیزی سے نہیں لے جا سکتا تھا اس واسطے جگہ بہ جگہ اسکو رکھ کر آرام کرتا تھا جب ایک جگہ اسی طرح سے آرام کر رہا تھا تو لوگ نزدیک آگئے اور وہ اُن کے نعروں اور چیخوں سے ڈر گیا اور اپنا شکار وہیں چھوڑ کر بھاگ گیا۔

وہ عورت تو مل گئی مگر وہ بولتی نہیں اور نہ ہی انکی طرف دیکھتی ہے۔ وہ حرکت نہیں کرتی۔ وہ سانس نہیں لیتی۔ ہاۓ! ہوسو مر گئی تھی۔ خوف و رنج سے آہ بھرتے ہوئے انہوں نے لاش کو اٹھا لیا اور جلدی سے گاؤں کو لے آئے مبادا اندھیرا ہو جاۓ اور انکو بھی شیر نہ دبالیں۔

جب تھاؤپو میں داخل ہوئے رات پڑ گئی تھی۔ ڈر کے سبب لوگ گھروں سے باہر نہیں رہ سکتے تھے اس لئے اپنے اپنے گھروں کے دروازے بند کرکے لوگوں کے لوٹنے کی انتظاری کر رہے تھے۔ جب باجے کی آواز سے معلوم ہوا کہ لوگ فصیل کے اندر آگئے ہیں تو ڈرتے ڈرتے لوگ اپنے ہاتھوں میں لال ٹین یا شعلیں لیکر گھروں سے باہر آئے تاکہ معلوم کریں کہ ہوسو مل گئی ہے یا نہیں جب شعلوں کی روشنی میں لوگوں نے زرد چہرے کو دیکھا تو چپ چاپ ہوگئے اس وقت بغیر بولنے کے ہر ایک اس

دردناک کہانی کو پڑھ سکتا تھا۔ اسی خاموشی کی حالت میں تمام ہجیر مرحومہ کے گھر پہنچ گئی۔ بار بار کھٹکھٹانے کے بعد لیان اور لنگ تسو نے دروازہ کھولا۔ شعلوں کی روشنی نے انکی آنکھوں کو چکا چوند کر دیا اور لمحہ بھر کے لئے وہ پریشان و حیران ہو گئیں۔ لیکن جب دیکھنے کے قابل ہوئیں تو دیکھا کہ ہو تسو کو لوگ اٹھا کر گھر میں لا رہے ہیں۔

لیان زور سے چیخ مار کر اور یہہ کہتی ہوئی "وہ مر گئی میری ماں! میری پیاری ماں" اپنے تئیں مردہ ماں کی لاش پر گرانے کو تھی مگر کسی عورت نے آہستہ سے اسکو تھام لیا تاکہ غم کا پہلا حملہ اس پر سے گذر جائے اور وہ دوبارہ اس لاش پہ نگاہ کر لیوے لوگوں نے لیان کے غم کا تو خیال کیا مگر چھوٹی لونڈی کے غم کا کسی نے خیال تک بھی نہ کیا۔

جب لنگ تسو نے جانا کہ ہو تسو مر گئی ہے تو آہستہ سے چیخ مار کر (ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا یہہ اسکی امید کی زندگی کے آخری سانس کی چیخ ہے) بولی۔ "میری پیاری ماں مرگئی۔ مرگئی ہے۔ ہائے اب تو مجھ لونڈی کو پیار کرنیوالا! پیار کرنے والا کوئی نہ رہا۔ میں تو صرف لونڈی ہی ہوں کوئی مجھ پر رحم کرنے والا نہیں! ہائے وہ تو مرگئی"۔

غم نے اسکو ایسا دبا لیا کہ وہ نہ تو رو سکتی تھی اور نہ آنسو بہا سکتی تھی جنہوں نے اس کو دیکھا اُن میں سے کسی کو خیال بھی نہ گذرا کہ اس کے دل میں سے محبت مرگئی ہے۔ اس کا غم ایسا گہرا تھا کہ اس کا رونا کسی کو سنائی نہیں دے سکتا تھا اور اسکی بے تھاہ گہرائی سے کوئی آنسو نہیں نکل سکتا تھا۔ وہی لوگ جنکے دل میں ایک وقت اور دوسرے نامعلوم چپ چاپ محبت کا دریا جسپر انکی زندگی کی تمام امیدیں تا تم تھیں بہتا تھا لیکن جب وہ دہارا کسی سبب سے بند ہو گئی تو ایسا معلوم ہوا کہ گویا موت کی سی سردی اندھیر چھا گئی ہے جانتے ہیں کہ وہ غم کیسا گہرا ہے جسمیں نہ کوئی آنسو گرتا اور نہ ہی لفظوں میں غم کا اظہار ہوتا ہے اور خاموشی اور تنہائی اس ہیچ شدہ دہارا جو پھر کبھی نہیں بہتی چھا جاتی ہیں۔

ضرورت

ایک چھوٹے زنانہ مشن ہسپتال کے لئے ایک میٹرن کی ضرورت ہے جو بیوہ اور انگلیکن چرچ کی ممبر ہو کام اسکا سپرنٹنڈنٹ ہونا امور خانہ داری اور بشارت کے کام میں مدد دینا ہوگا۔ درخواستیں معہ اسناد

مسز فرگوسن ڈیوی ریواڑی پنجاب آنی چاہیئے

ضرورت

ایک ہیڈ ماسٹر کی جو کہ انگلش مڈل تک بخوبی تعلیم دے سکے انفیلڈ مشن اسکول کے لئے ضرورت ہے درخواست کنندہ سند یافتہ۔ پرہیزگار۔ اور شادی شدہ ہووے درخواست کے ساتھ یہہ بھی تحریر کریں کہ کیا تنخواہ لینگے ذیل کے پتہ پر درخواست کی جاوے۔

دی پرنسپل انفیلڈ مشن اسکول ڈاکخانہ راجپور ضلع دہرہ دون

ضرورت

ایس۔ پی جی اور کیمبرج مشن گرلس انڈسٹریل سکول دہلی کے واسطے ایک ہندوستانی مسیحی بی بی کی ضرورت ہے جو کہ کلیسیاء انگلستان کی ممبر ہو اور لڑکیوں کو کشیدہ۔ فیتہ لگانا۔ ڈران تھرڈ، اور زری کا کام بخوبی سکھا سکے تنخواہ حسب لیاقت دیجائیگی۔ درخواستیں بنام مس کولین۔ سپرنٹنڈنٹ گرلس انڈسٹریل سکول دہلی کے نام پر آنی چاہیئے۔

نوٹ۔ کسی شادی شدہ بی بی کی درخواست پر جو اپنے خاوند سے جدا رہ نہیں سکتی غور نہیں کی جائیگی۔

اشتہار دنگل

تمام پہلوان لوگوں کو اس نوٹس سے ظاہر کرنے میں آتا ہے کہ ٹرواہا مقام پرسان میں دو دنگل چھہ چھہ مہینے سے ہمیشہ ہوا کرینگے۔ ایک ساون ناگ پنچمی کا تاریخ ۲۷ جولائی سے تاریخ ۲۸ اگست و دوسرا پھاگن رنگ پنچمی کا تاریخ ۲۸ مارچ سے تاریخ ۲۴ مارچ تک سر یونت مہاراجہ صاحب کے سامنے ہوا کرینگے ہر ایک پہلوان کو اُن کے مقدور موافق کم سے کم انعام ۲۰ روپیہ و سب سے بڑا انعام ایک ہزار روپیہ تک دیا جائیگا جن پہلوانوں نے کشتی کیواسطے آنا ہو انہیں ٹرواہا مقام اوپر لکھی تاریخ پر حاضر ہونا چاہئے یہہ مقام ٹرواہا راجپوتانہ مالوہ ریلوے کا اسٹیشن ہے کھنڈوہ سے اکتالیس میل اوتر میں و اندور سے سینتالیس میل دکن میں سری نربدا جی کے کنارے انکار جی کے پاس واقعہ ہے۔ جو اکھاڑے والے پہلوان اس نوٹس کو پاویں فوراً براہ مہربانی نزدیک کے پہلوانوں کو اطلاع کردیں فقط

اشتہار

انڈین سنڈے سکول یونین کا سالانہ امتحان امسال مورخہ ۱۷ جولائی کو ہوگا۔ امتحان کا مضمون سنہ ۱۹۰۶ کی پہلی ششماہی کے سبقوں اور انکی متعلق آیتوں میں سے ہوگا۔ اس امتحان میں ہند کا کوئی سنڈے سکول استاد یا طالب علم خواہ وہ مسیحی ہو خواہ غیر مسیحی شامل ہو سکتا ہے۔ سوالوں کے پرچے مختلف زبانوں میں تیار ہوں گے تحریری امتحان دینے

والوں کے پانچ فریق ہوںگے۔ یعنے استادوں کا فریق سینئر طلبا ر کا فریق جن کی عمر اٹھارہ برس سے زیادہ ہو مڈل طلبار کا فریق جن کی عمر ۱۳ اور ۱۸ برسوں کے درمیان ہو۔ جونیئر فریق جن کی عمر ۱۳ سال سے کم ہو۔ علاوہ بریں جونیئر فریق والوں کا تقریری امتحان بھی ہو سکتا ہے۔ جو طلبار کامیاب ہوں گے انہیں سرٹیفکیٹ ملینگے پنجاب کے امیدواروں میں سے اگر کوئی امیدوار کچھ دریافت کرنا چاہے یا سوالوں کے پرچہ لینا چاہئے وہ ۷ جون سے پیشتر پادری فریڈرک جے نیوٹن صاحب جالندھر شہر سے دریافت کرسکتا ہے۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو اردو اور انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شایع ہوتا ہے۔ اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعے مسیحی کارندوں کی عملی استعانت کرے۔ نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے

عام سے ٹا سالانہ

اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو عہ ؍؍

؍؍ پچیس روپیہ سے کم ہو عہ ؍؍

؍؍ پندرہ روپیہ سے کم ہو ۱۲؍ ؍؍

؍؍ نو روپیہ سے کم ہو ۸؍ ؍؍

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے۔

درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں

المشتہر

پادری ای۔جی میگا گوا لٹوہ یوپی (صوبجات)

پرسبیٹیرین بیوگان و یتامیٰ کا فنڈ

یہ فنڈ ۱۸۳۵ء میں قایم ہوا ہے تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہیں۔ ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۶۵ بیوگان اور خاندانوں کو ۷۵ ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دیگئی ہے یہ رقم اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے۔ اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے۔ اس فنڈ کا نرخ کسی اور اس قسم کے فنڈ سے بہت ارزاں ہے۔ ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردوں کو پیرسالی میں مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتامی میں اس فنڈ سے پنشن ملتا ہے۔ صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کیا جاتا ہے۔

المشتہر

پادری والٹر جے کلارک صاحب ایم اے منیجنگ ڈائرکٹر۔ نولکھا۔ لاہور

3/19

ضرورت

میں نے سینئر کیٹی کسٹ کے عہدے سے استعفار دیکر ایونجلسٹ ورک متعلق چرچ مشنری سوسائٹی چھوڑ دیا ہے جس غیر مشن میں میری خدمت خداوند کے لئے مطلوب ہو بولا لیوین کہ مجھے کام کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

المشتہر

منشی میر عالم خان مسیحی سینٹ جانس کالج لاہور

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ٹا

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ؍؍ ۱۱؍ ؍؍ ۸؍

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ٹا	عہ	ے
چوتھائی کالم	عہ	ے	عه
نصف کالم	ے	عه	عـه
پورا کالم	عه	عـه	صه
پورا صفحہ	صه	صه	لـه

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ر ما بعد کے لئے فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول عہ

؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ معہ محصول عہ

؍؍ سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

ممیرے کا سرمہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام | **مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب** | پانچ ہزار روپیہ انعام

سعزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسر نامور ڈاکٹر دانیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹر نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہو ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑبال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند دن کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہہ سرمہ یکساں مفید ہو قیمت اس لئے کم رکھی ہو کہ خاص عام اس سرمہ سے فایدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کو کافی ہو دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی تولہ ۲؎ خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں ۔

المشتہر

پروفیسر سیتا سنگھ آلہو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر معتبر شہادت اور کیا ہو سکتی ہی؟

بوجہ عدم گنجائش چند صاحبان کے صرف نام نامی معہ پتہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کر کے تحریر فرمایا ہے کہ اس سرمہ سے بہتر آنکھوں کی بیماریوں کے لئے یا حفاظت بینائی کے لئے اور کوئی سرمہ یا دوائی نہیں ہے ۔

جناب ڈاکٹر لعل خانصاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ چھوٹا چھنڈوارہ ضلع نرسنگھپور ۔ جناب ڈاکٹر سید حامد شاہ صاحب مقام عدن ملک عرب ۔ جناب کشوری لال صاحب انچارج گورنمنٹ ڈسپنسری انگلیر جھالاواڑ ۔ جناب ڈاکٹر عبد الصمد صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ سوا و علاقہ سندھ ۔ جناب ڈاکٹر بھگوان سنگھ صاحب انچارج شفاخانہ ریاست جیند ۔ جناب ڈاکٹر بیلی رام صاحب انچارج شفاخانہ اٹاری ۔ ضلع امرتسر ۔ جناب ڈاکٹر دلیپ سنگھ صاحب ۔ ایل ۔ ایم ۔ ایس ۔ اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور جناب ڈاکٹر محمد خانصاحب شفاخانہ نہر بھوانی گڈھ ریاست پٹیالہ ۔ جناب ڈاکٹر سری سہائے پت صاحب ایل ۔ ایم ۔ ایس اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ جھانسی ۔ جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان صاحب انچارج شفاخانہ کاسگنج ضلع ایٹہ ۔

جناب ڈاکٹر محمد عثمان غنی صاحب انچارج شفاخانہ پولیس فیروزپور ۔ جناب ڈاکٹر منشی پھمنداس صاحب ایچ اے سیڈیکل انچارج شفاخانہ بھلواڑ میواڑ ۔ جناب ارباب محمد فرید خانصاحب کمانڈنگ افیسر ملٹری پولیس ہزارہ ۔ جناب حکیم محمد عطاء الحق صاحب سند یافتہ مدرسہ طبی دہلی مقام چاندپور بجنور ۔ جناب دیوان رامناتھ صاحب رائے بہادر ڈسٹرکٹ جج ہوشیارپور ۔ جناب سردار نہال سنگھ صاحب بہادر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس سیالکوٹ جناب سری مہاراجہ صاحب بہادر والئے ریاست منڈی ۔ جناب سری مہاراجہ صاحب بہادر والئے ریاست گوالیر ۔ جناب سری راجہ بیر بر راجہ ہرکشن سنگھ صاحب بہادر والئے ریاست دربار دوسے پور ۔ جناب سری راجہ کشن کمار صاحب بہادر تعلقہ دار سیہور بلاسی ضلع مرادآباد ۔ جناب مہاراج کنور چھترپال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجھگواں اودھ جناب مہاراجہ شتروجیت پرتاب بہادر سیاکے صاحب بہادر والئے ریاست تمکوہی ۔ ضلع گورکھپور جناب ڈاکٹر برج لعل

گوس رائے بہادر ایل ۔ ایم ۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند ۔ جناب خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم اسسٹنٹ سرجن ریٹائرڈ پروفیسر وٹیرنری کالج لاہور ۔ جناب ڈی ۔ ایم ۔ مسانگلے صاحب بہادر ایم ۔ بی ۔ ایم ۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ انگلینڈ دامرتسر ۔ جناب ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیر ریاست نیپال ملک نیپال ۔ جناب ڈاکٹر سید محمد علی صاحب معالج خاص جناب معلےٰ القاب جناب رانی صاحبہ کوچ بہار ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ میڈیکل آفیسر ریٹائرڈ علی پور کلکتہ ۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی غرض کے لئے ۱۰ ماہ مارچ ۱۹۱۰ء میں جمع کیا گیا ہے ۔

پادری آر ۔ ڈی ۔ ٹریسی صاحب ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے واسطے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام داؤکی ہرلورس کے چھپا